بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ ربوہ

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

فون ۴۴۹

جلد ۷۲/۳۷ | جمعرات ۲۸ رجب ۱۴۰۳ھ ۱۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش ۱۲ مئی ۱۹۸۳ء | نمبر ۱۰۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: ۱۱ ہجرت / مئی۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"بلڈ پریشر پھر زیادہ ہوگیا ہے۔ طبیعت خراب ہے۔"

احباب کرام خاص توجہ اور دلی التزام کے ساتھ حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت یابی کے لیے دعائیں کرتے رہیں۔ ہمارا پیارا خدا اس محترم شعائر اللہ وجود کو جلد مکمل شفا عطا کرے اور اپنے فضلوں سے معمور طویل زندگی سے نوازے۔ آمین۔

• خاکسار کو ہارٹ کے آپریشن کے بعد اب آرام ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ نیز چند پریشانیاں لاحق ہیں۔ ان کے دور ہونے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔

(اقبال احمد نجم سابق مبلغ سپین۔ ربوہ)

• مکرم مولوی چراغ الدین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ پشاور ان دنوں بعارضہ قلب بیمار ہیں۔ انہیں علاج کی خاطر ملٹری ہسپتال راولپنڈی میں داخل کیا گیا ہے۔ سب احباب جماعت اپنے اس دیرینہ خادم سلسلہ بھائی کے لئے خصوصی دعا کریں کہ مولیٰ کریم شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے۔ آمین۔

(ناظر اصلاح وارشاد۔ ربوہ)

• میری بچی عزیزہ امۃ الحی بشریٰ ٹائفائڈ کے حملے کے بعد اب روبصحت ہے ہسپتال سے گھر واپس آگئی ہے مگر ابھی کمزوری بہت ہے۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم عزیزہ کو کامل شفایابی عطا کرے۔ آمین۔

(محمد ارشد۔ کارکن بیت المال۔ ربوہ)

زکوٰۃ تزکیۂ نفس کرتی ہے اور اعمال کو بڑھاتی ہے۔

(ناظر بیت المال۔ آمد۔ ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا پُرمعارف منظوم کلام

وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا — نام اس کا ہے محمدؐ دلبر مرا یہی ہے

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر — لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

پھولوں سے خوب تر ہے خوبی میں اک قمر ہے — اس پر ہر اک نظر ہے بدر الدجیٰ یہی ہے

وہ آج شاہِ دیں ہے وہ تاجِ مرسلیں ہے — وہ طیّب و امیں ہے اس کی ثنا یہی ہے

حق سے جو حکم آئے سب اس نے کر دکھائے — جو راز تھے بتائے نعم العطاء یہی ہے

اُس نُور پر فدا ہوں اس کا ہی مَیں ہوا ہوں — وہ ہے مَیں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا — وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

(اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء)

پیارے آقا ایدہ اللہ کی مصروفیات

۷، ۸، ۹ مئی

سیدنا و امامنا حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مصروفیات کے نام سے ادارہ الفضل جو رپورٹ شائع کرتا ہے دراصل اس سے حضور کی مصروفیات کا ایک اجمالی خاکہ ہی سامنے آتا ہے ورنہ صبح ناشتے کے فوراً بعد شروع ہونے والی مصروفیات سے لے کر رات گئے تک دینی خدمات کا جو سلسلہ جاری رہتا ہے اس کے لمحہ لمحہ کی روداد لکھنا تو کارے دارد ہے۔ دن کا ایک ایک لمحہ جس طرح جماعتی ضروریات کے لیے وقف ہوتا ہے وہ اپنی مثال آپ ہے دینی ملاقاتیں عام لوگوں کے ذہن میں ظہر تک یا پھر مغرب تک چلتی ہیں۔ لیکن ملاقاتوں کی فہرست اتنی لمبی ہوتی ہے کہ بعض احباب کو ملاقات کے لیے۔ رات دس بجے کا وقت دینا پڑتا ہے کیونکہ دن کا اور کوئی وقت فارغ نہیں ہوتا۔ اس سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات کا کچھ اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ ۷، ۸، ۹ مئی کے تین دنوں میں حضور کی خدمت میں ۲۱۰۰ خطوط موصول ہوئے۔ ان دنوں میں حضور نے مجموعی طور پر ۳۶۳۲ خطوط کے جوابات دیئے جن میں سے ۱۱۷۱ خطوط کے جواب حضور نے اپنے دستخط سے روانہ فرمائے۔ ان ایام میں مجموعی طور پر ۴۳۲ احباب و خواتین سے ملاقات فرمائی۔ ان میں سے قریباً نصف احباب نے انفرادی طور پر حضور سے ملاقات کی اور باقی احباب مختلف گروپوں کی صدارت میں اجتماعی ملاقات میں شرکت کر کے حضور کے زندگی بخش کلمات سے مستفیض ہوئے۔ اجتماعی ملاقات کرنے والوں میں افریقن سٹوڈنٹس یونین چک ۸۱ جنوبی و چک ۹۹ شمالی کی لجنات، جامعہ احمدیہ کے درجہ ثالثہ کے طلباء، مجلس خدام الاحمدیہ قیادت دہلی گیٹ لاہور کے تربیتی کلاس میں شامل ہونیوالے خدام اور سائیکل مروے ٹیم نے حضور سے ملاقات کی۔ ہمارے محبوب امام پانچوں نمازیں مسجد مبارک میں تشریف لا کر پڑھاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمارے پیارے آقا کو اپنے فضلوں اور رحمتوں کے سائے میں رکھے اور اپنی بھرپور تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ، قیمت: ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۸ رجب ۱۴۰۳ھ

۱۲ ہجرت ۱۳۶۲ ہش

بدیوں کو مٹانے والی حسنات کا پُرتاثیر مجموعہ

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد آیات میں بڑی کثرت کے ساتھ نمازیوں کو اجرِ عظیم، خوف اور حزن سے نجات، فلاحِ آخرت اور جنت کی رفیع الشان نعمتوں کی بشارتوں سے نوازا ہے۔ اُس نے حقیقی مومنوں کی ایک خاص علامت ہی یہ بیان کی ہے کہ وہ نماز باجماعت کا خاص التزام رکھتے ہیں اور اپنے اس التزام میں فرق نہیں آنے دیتے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ نماز (اگر اسے پورے شرائط اور التزام سے ادا کیا جائے) اپنی ذات میں نیکیوں کا ایک ایسا مجموعہ ہے جو برائیوں کے درمیان ایک دیوار حائل کر دیتا ہے۔ نماز بشری تقاضے کے تحت سرزد ہونے والی خطاؤں اور کمزوریوں کو دُور کر کے انسان کو ایسا بنا دیتی ہے کہ اسے نیکیاں بجالانے کی توفیق ملتی چلی جاتی ہے۔ بدیوں سے اسے ایسی نفرت ہو جاتی ہے کہ وہ پھر ان کے قریب بھی نہیں جاتا اور نیکیوں کی طرف اس میں ایسی رغبت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ بڑھ چڑھ کر نیکیاں بجالاتا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نماز کی اس انقلاب انگیز تاثیر کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ طَرَفَیِ النَّھَارِ وَزُلَفًا مِّنَ الَّیْلِ ؕ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ ؕ ذٰلِکَ ذِکْرٰی لِلذّٰکِرِیْنَ ۝ وَاصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ (ھود آیات ۱۱۵، ۱۱۶)

اور (اے مخاطب!) تُو دن کے دونوں طرفوں نیز رات کے (متعدد اور مختلف) اوقات میں عمدگی سے نماز ادا کیا کر (یاد رکھ) یقیناً نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں (نماز کے خصوصی التزام کا) یہ حکم یاد رکھنے والوں کے لئے ایک (خاص) نصیحت ہے اور (نمازوں کے التزام میں) صبر اور استقلال سے کام لے۔ کیونکہ اللہ نیکوکاروں کے اجر کو ہرگز ضائع نہیں کرتا۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے نمازوں کے خصوصی التزام کا حکم دینے کے معاً بعد یہ امر ذہن نشین کرایا ہے کہ نیکیاں بدیوں کو دور کر دیتی ہیں۔ اس سے صاف عیاں ہے کہ نماز اپنی ذات میں نیکیوں کا ایسا مجموعہ ہے جو نمازیوں کو بدیوں کے ارتکاب سے روک دیتا ہے۔ ان آیات میں الحسنات کا لفظ الصَّلٰوۃ کے بدل کے طور پر آیا ہے۔ اس لئے یہاں الحسنات سے مراد نماز ہی ہے اور جو بات ذہن نشین کرائی گئی ہے یہ ہے کہ نماز نیکیوں کا مجموعہ ہونے کے باعث بدیوں کو مٹا دیتی ہے۔ نماز میں انسان معبودِ حقیقی کے حضور کمال عاجزی اور تضرع کے رنگ میں عبودیت کا اظہار کرتا ہے، اللہ کی بڑائی بیان کرتا اور اس کی تسبیح و تحمید کرتا ہے۔ صراطِ مستقیم پر گامزن رہنے کی ہمت طلب کرتا ہے، برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق کا خواستگار ہوتا ہے۔ یہی اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ ۝ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ ۝ کی دعا کا اصل مقصد ہے۔ عاجزی اور تضرع کے رنگ میں عبودیت کا اظہار، اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور تسبیح و تحمید نیز برائیوں سے بچنے اور نیکیاں بجالانے کی توفیق عطا ہونے کی دعا یہ سب چیزیں مل کر نماز کو الحسنات کا مجموعہ ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں اور یہ بدرجہ اولیٰ وہ حسنات ہیں جو بدیوں کو دُور کر کے نمازی کو سابق بالخیرات بنانے پر منتج ہوتی ہیں۔ قرآن مجید کی ایک اور آیت سے بھی اس امر کی تصدیق ہوتی ہے کہ نماز بدرجہ اولیٰ اُن حسنات کا مجموعہ ہے جو بدیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جہاں سورۂ ھود کی آیت ۱۱۵ میں نماز کے التزام کا حکم دینے کے معاً بعد فرمایا اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ (نیکیاں بدیوں کو دُور کر دیتی ہیں) وہاں سورۃ العنکبوت میں یہی بات خاص نماز کے متعلق ان الفاظ میں بیان فرمائی۔

اَقِمِ الصَّلٰوۃَ ؕ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ ؕ (العنکبوت آیت ۴۶)

نماز کو اس کی سب شرائط کے ساتھ ادا کر یقیناً نماز سب بُری اور ناپسندیدہ باتوں سے روکتی ہے۔

ان دونوں آیات کو ایک ساتھ پڑھنے سے صاف عیاں ہو جاتا ہے کہ نماز بدرجہ اُولیٰ ان حسنات کا مجموعہ ہے جو فحشاء اور منکر یعنی ہر قسم کی بدیوں کو مٹا دیتی ہے اور اس کے نتیجہ میں انسان ہر قسم کے نیک اعمال بجالا کر صحیح معنوں میں سابق بالخیرات بن جاتا ہے۔

لیکن اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ یہ انقلاب انگیز تاثیر رسم اور عادت کے طور پر پڑھی جانے والی بے دلی یا دکھاوے کی نماز نہیں ہوتی۔ جو نماز حضورِ قلب کے ساتھ اس طرح ادا کی جائے کہ روح آستانۂ الوہیت پر پانی کی طرح بہہ نکلے اس میں ایسی تاثیر ہوتی ہے کہ وہ انسان کی کایا پلٹ کے رکھ دیتی ہے۔ بدیوں کے ارتکاب کا امکان ایسے انسان کے لئے کالعدم ہو جاتا ہے۔ پھر اس سے نیکیاں ہی سرزد ہوتی ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسی انقلاب انگیز تاثیر کی حامل نماز کے متعلق فرمایا ہے:۔

وَاِنَّھَا لَکَبِیْرَۃٌ اِلَّا عَلَی الْخٰشِعِیْنَ ۝ الَّذِیْنَ یَظُنُّوْنَ اَنَّھُمْ مُّلٰقُوْا رَبِّھِمْ وَاَنَّھُمْ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ ۝ (البقرہ آیت ۴۶-۴۷)

یعنی (ایسی) نماز (کا ادا کرنا) بہت مشکل امر ہے لیکن ان لوگوں کے لئے نہیں جن کے دل خشیتِ الٰہی سے گداز ہوں اور جنہیں ہر وقت یہ خوف دامنگیر ہو کہ وہ اپنے رب سے ملنے والے ہیں اور یہ کہ بالآخر انہیں لوٹ کر اسی کے حضور میں حاضر ہونا ہے۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسی لئے رسمی نماز اور انقلاب انگیز تاثیر کی حامل نماز کے فرق کو بہت پُرمعارف انداز میں واضح فرمایا ہے۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"یہ جو فرمایا ہے کہ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ یعنی نیکیاں یا نماز بدیوں کو دُور کرتی ہے یا دوسرے مقام پر فرمایا کہ نماز فواحش اور برائیوں سے بچاتی ہے اور ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں، اس کا جواب یہ ہے کہ وہ نماز پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں۔ ان کی رُوح مردہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان (ٹکروں) کا نام حسنات نہیں رکھا اور یہاں جو حسنات کا لفظ رکھا اور الصَّلٰوۃ کا نہیں رکھا باوجودیکہ معنی وہی ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ تا نماز کی خوبی اور حسن و جمال کی طرف اشارہ کرے۔ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر ایک سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔ ایسی نماز یقیناً یقیناً برائیوں کو دُور کرتی ہے۔"

(ریویو آف ریلیجنز جلد ۳ نمبر ۱)

اس پُرتاثیر نماز کے ثمرہ کے طور پر انسان کو جو سب سے بڑی نعمت عطا ہوتی ہے اس کی وضاحت کرتے ہوئے حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نماز کے متعلق جس زائد ہدایت کا وعدہ ہے وہ یہی ہے کہ اس قدر طبعی جوش اور ذاتی محبت اور خشوع اور کامل حضور میسر آجائے کہ انسان کی آنکھ اپنے محبوبِ حقیقی کے دیکھنے کے لئے کھل جائے اور ایک خارق عادت کیفیت مشاہدۂ جمالِ باری کی میسر آجائے جو لذات روحانیہ سے سراسر معمور ہو اور دنیوی رذائل اور انواع و اقسام کے معاصی قولی اور فعلی اور بصری اور سماعی سے دل کو متنفر کر دے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّاٰتِ۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۳۶)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ کا خاموش مطالعہ

"ربوہ کا مطالعہ بھی ایک ذریعہ ہے اس جماعت کی سچائی کو پرکھنے کا"

(حضرت خلیفۃ المسیح الرابع)

مکرم لطیف احمد صاحب کاہلوں
مبلغ سلسلہ روکوپر۔ سیرالیون

۱۹۶۸ء کے زمانہ کی بات ہے میں ساہیوال میں بطور مربی متعین تھا وہاں کے ایک دینی ادارہ کے کچھ طالب علم میرے زیر تبلیغ تھے ان میں سے ایک جو آخری کلاس کے طالب علم تھے میرے ساتھ ربوہ آئے۔ وہ دارالضیافت میں ٹھہرے۔ ربوہ کو گھوم پھر کر دیکھا اور مجھے کہنے لگے۔

"ربوہ میں تو رب ہی رب نظر آتا ہے"

انہوں نے ربوہ کے قیام کے دوران ایک خواب بھی دیکھا۔ واپس جا کر انہوں بیعت بھی کر لی۔ مگر روزگار کی مجبوری اور مخالفت کے دباؤ کی وجہ سے استقامت نہ دکھا سکے۔ ایک دن بازار میں ملے کہنے لگے "دل سے تو میں احمدی ہوں مگر مجھے شہر کی فلاں مسجد میں خطابت مل گئی ہے۔ تاہم خطبہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے شعر پڑھ کر ہی دیتا ہوں۔"

اسی طرح سیرالیون آنے سے قبل خاکسار کو نظارت اصلاح وارشاد میں محترم مولانا عبدالمالک خاں صاحب کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا۔ مرکزی تبلیغی ادارہ ہونے کی وجہ سے تحقیق کی خاطر آنے والے اپنی تشفی اور لٹریچر کے حصول کے لئے نظارت میں تشریف لاتے رہتے تھے ایک دن صبح ہی صبح ایک معذور آدمی جن کو میں فضل عمر ہسپتال میں دیکھ چکا تھا معذوروں والی گاڑی میں آئے جبکہ گاڑی ایک خوش وضع صحت مند بڑی عمر کے ایک شخص نے تھام رکھی تھی۔ کہنے لگے یہ صاحب جو میری گاڑی دھکیل رہے ہیں احمدی نہیں ہیں یہ جماعت کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ میں ان کو آپ کے پاس لایا ہوں۔ آپ انہیں مناسب لٹریچر بھی دیں اور احمدیت کے بارے میں معلومات بھی بہم پہنچائیں۔

میں نے اس معزز دوست سے اس معذور بزرگ سے تعارف اور تعلق کے بارے میں جاننا چاہا تو انہوں نے بتایا کہ میں ربوہ میں کسی دوست سے متعارف نہیں ہوں میں ایک ٹرانسپورٹر ہوں اور اس روٹ پر میری بسیں چلتی ہیں۔ مجھے اپنے کاروباری تعلق میں بارہا ربوہ سے گزرنے کا موقع ملتا رہا۔ لیکن میں کبھی یہاں نہیں اترا تھا۔ ان گرمیوں کی ایک دوپہر کے وقت میں بس پر ربوہ سے گزر رہا تھا کہ میں نے ربوہ کے اڈہ پر بچوں اور نوجوانوں کو مفت ٹھنڈا پانی پلاتے ہوئے دیکھا۔ میں اپنی بس سے اتر پڑا اور پھر دو تین گھنٹے اڈے پر ہی بیٹھ کر یہ نظارہ کرتا رہا اور وہیں سے واپس چلا گیا۔ بچوں کے طرز عمل، رویہ اور اخلاق سے بڑا متاثر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ بعض دفعہ مسافروں کے بے جا تند رویہ کے باوجود نوجوان پورے تحمل اور ذمہ داری سے خدمت میں مصروف ہیں۔ میں نے فیصلہ کیا کہ بغیر کسی کو بتائے کہ میں کون ہوں اور کس لئے آیا ہوں خود ربوہ شہر میں میں گھوم پھر کر اہل شہر کا جائزہ لوں گا۔ چنانچہ میں وقتاً فوقتاً ربوہ اترنے لگا۔ پہلی دفعہ تو میں صرف گولبازار تک ہی جا سکا۔ آہستہ آہستہ میں مختلف محلوں میں گھوما پھرا۔ میں سڑکوں اور چوکوں پر ٹھہر جاتا تھا میں ہر آنے جانے والے کا جائزہ لیتا رہا جب کہ کوئی میرے بارے میں کچھ نہ جان سکا۔ کئی ایک بار کے مشاہدہ نے میرے ذہن پر بڑا اچھا اثر چھوڑا۔ میں نے دیکھا کہ عورتیں پردہ کی پابند ہیں مردوں اور بچوں کو نہایت با اخلاق پایا اور کسی سے کوئی بات ہوئی تو اس نے بڑے احترام سے گفتگو کی۔ کل میں گھوم پھر کر جا رہا تھا کہ اس معذور کو میں نے ٹیلیفون ایکسچینج کے سامنے اپنی گاڑی خود دھکیلتے ہوئے دیکھا یہ ہسپتال جانا چاہتے تھے اور میں اڈہ بس کو جا رہا تھا۔ میں نے ان کی گاڑی تھام لی اور کہا کہ میں آپ کی گاڑی دھکیلتا ہوں انہوں نے مجھے تکلیف دینا پسند نہ کیا۔ میں نے عرض کی کہ آپ معذور اور کمزور ہیں میں تندرست اور صحت مند ہوں۔ میں اگر دو میل بھی آپ کی گاڑی دھکیل کر لے جاؤں تو مجھے تکلیف نہ ہوگی۔ اس پر میں ان کو ہسپتال چھوڑ آیا۔ انہوں نے یہ جان کر کہ میں احمدی نہیں ہوں مجھے تبلیغ شروع کر دی اور کہا کہ آپ جماعت کا لٹریچر پڑھیں۔ میں نے عرض کی کہ اب مجھے دیر ہو گئی ہے میں کل آؤں گا چنانچہ آج صبح میں ان کے پاس آیا تو یہ مجھے آپ کے پاس لے آئے۔ خاکسار اور جو دوست وہاں موجود تھے ان کی شرافت اور بلند اخلاقی سے بہت متاثر ہوئے۔ اور خاص طور پر ان کے ربوہ کے مطالعہ کے انوکھے طرز عمل سے بہت محظوظ ہوئے ان کو جماعت کے بارے میں معلومات مہیا کیں اور لٹریچر بھی دیا۔

ربوہ کی روحانی تاثیر کے یہ دو واقعات بطور مثال پیش کئے ہیں۔ ورنہ اس بستی کا تقدس، برکات اور روحانیت کسی دلیل کی محتاج نہیں مشک آن است کہ خود ببوید نہ کہ عطار بگوید۔ ربوہ کا ہر در و دیوار، کوچہ و بازار، عید و اجتماع ربوہ کے ادارے۔ کھیل کے میدان حتیٰ کہ ربوہ کا قبرستان تک بھی ایک زائر کے قلب و ذہن پر ایک عجیب روحانی کیف و سرور چھوڑتا ہے اور ایسا کیوں نہ ہو کہ یہ ایک معمولی بستی یا عام شہر نہیں یہ تو آئندہ کے انسان کا مقدر ہے اس انوکھے شہر کی بنیادوں کو مامور زمانہ اور ابراہیم وقت کے موعود فرزند نے محض اعلائے کلمہ اسلام کے لئے اپنی انہی دعاؤں سے برکت بخشی تھی جن دعاؤں کے ساتھ سیدنا حضرت ابراہیم اور ان کے بیٹے اسمٰعیل علیہما السلام نے خانہ کعبہ کی بنیادیں اٹھائی تھیں۔ اس کا تو نام بھی برکت کے طور پر قرآن کریم سے ہی لیا گیا۔

وَاٰوَیْنٰھُمَآ اِلٰی رَبْوَۃٍ ذَاتِ قَرَارٍ وَّمَعِیْنٍ۔

ایک غیر از جماعت دوست ربوہ کے جغرافیائی محل وقوع کا ذکر کر کے اس کی خوبصورتی بیان کر رہے تھے اور کہہ رہے تھے کہ یہ جگہ قدرتی طور پر سکون اور امن کی جگہ ہے۔ ان کی ظاہری نظر نے یہاں تک ہی کام کیا ورنہ ربوہ محض مادی طور پر دارالامان نہیں بلکہ دراصل تو یہ روحانی طور پر ایمان کا ایک قلعہ ہے جس کی دیواروں تک شیطان کی رسائی بہت مشکل ہے یہاں پر وہ روحانی فوج تیار ہوتی ہے جو دنیا کے مختلف حصوں میں شیطانی لشکروں پر یلغار کرتی اور توحید کے جھنڈے لہراتی ہے۔ ربوہ کے شب و روز کا جائزہ لینے کے بعد زبان بے ساختہ پکار اٹھتی ہے۔

ع انوکھی وضع ہے اور ساری دنیا سے نرالے ہیں
یہ عاشق کون سی بستی کے یارب رہنے والے ہیں

ایک دفعہ قریبی دیہات کی ایک عورت دودھ فروخت کرتے ہوئے ربوہ کے ایک گھر میں داخل ہوئی تو دیکھا کہ ماں بہت رنجیدہ خاطر چھوٹے بچے سے سخت باز پرس کر رہی ہے اس دیہاتی عورت نے ناراضگی کی وجہ پوچھی تو خاتون خانہ نے بتایا کہ بچے نے نماز میں سستی دکھائی ہے یہ اس دیہاتی عورت کے لئے ایک انوکھا تجربہ تھا حیران ہوئی بولی آپ اس چھوٹے سے بچے پر نماز کے لئے یوں سختی کر رہی ہیں۔ ہمارے تو بڑے بھی نماز نہیں جانتے اور بچے تو اس عمر میں گالی دینا اور چوری کرنا سیکھ رہے ہوتے ہیں۔ تو ربوہ کو کسی دوسرے شہر، قصبہ یا بستی سے قیاس نہیں کیا جا سکتا۔ ربوہ کیا ہے۔ ع

سب برکتوں کا منبع یہاں ہے، علم و فضل کا دریا رواں ہے
گھر گھر میں چرچا ہے ذکر خدا کا، یہ خدا ہی خدا ہے یہاں آ کے اترا

مسیح پاک علیہ السلام کے خلیفہ اور رجال فارس کے وجودوں کی برکت سے یہ شہر اپنی مثال آپ ہے کتنا وزن ہے اس حقیقت میں جو ایک نوجوان کے منہ سے نکلی کہ پاکپتن کا سرمہ پسرور کی ہنڈیا اور قصور کی میتھی مشہور ہے مگر "ربوہ کی دعا" مشہور ہے۔

اسلامی ماحول کا یہاں تک اثر ہے کہ ربوہ اسلام کی مورتی دکھائی دیتا ہے کسی نے کیا خوب کہا ہے کہ یہاں کے کوچہ و بازار میں اگر کسی کو اہتر سے گالی نکال دی جائے تو وہ یہ سمجھ کر کہ سلام ہی کیا ہوگا وعلیکم السلام کہہ دیتا ہے۔

یہ جاننے کے لئے کہ ربوہ کے بچے کس ذہن کے ساتھ پروان چڑھتے ہیں اور ان کا انداز فکر کیا ہے بے جا نہ ہوگا کہ میں اپنے بچوں کے خطوط میں سے چند فقرات نقل کرنے کی جسارت کروں جو انہوں نے اپریل کے پہلے ہفتے میں ربوہ سے لکھے ہیں۔

ایک بچے نے لکھا:۔

"آج کل جیسا کہ آپ کو علم ہے مشاورت ہے اس لئے خوب گہما گہمی ہے اور دعاؤں پر زور ہے۔ اب تو نماز کے لئے بھی حضور کی طرف سے وارننگ مل گئی ہے۔ خدا تعالیٰ فضل کرے اور نمازوں کی توفیق دے۔ میرے امتحان انشاء ۹ مئی کو شروع ہو رہے ہیں۔ اللہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اعلیٰ نمبروں میں کامیاب کرے اور خادم دین بننے کی توفیق عطا کرے۔"

دوسرے بچے نے لکھا:۔

"عصر اور مغرب پر پہرہ بھی دیتا ہوں نماز بھی پڑھتا ہوں۔ قرآن مجید بھی پڑھتا ہوں"

بچی نے لکھا ہے:۔

"یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل، میرے پیارے آقا اور آپ کی دعاؤں کا ہی نتیجہ ہے کہ ہم سب بہن بھائی امتحان میں کامیاب ہو گئے ہیں۔

ایک بچے نے لکھا ہے "اب میں ساتویں جماعت میں ہو گیا ہوں۔ میں نے قرآن کریم ختم کر لیا ہے پانچ وقت نماز ادا کرتا ہوں اور قرآن کریم کی تلاوت کرتا ہوں۔"

یہ ہے ان معصوم بچوں کی سوچ جو ربوہ کی گود میں پل رہے ہیں۔ پس ربوہ اپنے بازوؤں کو کھولے ہوئے ہر ایک کو اس کے اندر جھانکنے کی دعوت دیتا ہے اور اس تعلق میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فیصل آباد سے آنے والے مہمانوں سے فرمایا:۔

"ربوہ کا مطالعہ بھی ایک ذریعہ ہے اس جماعت کی سچائی کو پرکھنے کا۔ اس شہر میں پھر کر مختلف لوگوں سے ملیں اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باتیں کریں اور دیکھیں ان کی سوچ اور فکر کس نہج پر چل رہی ہے۔ یہ سوسائٹی کیسی ہے؟ اور پھر پاکستان کے دوسرے شہروں کی سوسائٹی دیکھیں کہ اس کا کیا رخ ہے۔ ان کے طالب علموں کے کیا حالات ہیں۔ ان کے دلوں کے کیا حالات ہیں۔ ان کے چہروں کے تاثرات اور ان کی حرکات و سکنات کیسی ہیں۔ یہ ایک خاموش مطالعہ ہے۔ اس میں کسی بحث کی ضرورت نہیں اس سے بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ذہین آدمی کے لئے جانچنے میں کافی سہولت ہو جاتی ہے۔ (الفضل ۹ مارچ ۱۹۸۳ء)

ربوہ کو آباد کرنے کا مقصد بیان کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

"ربوہ کی بنیاد کی غرض یہ تھی کہ یہاں زیادہ سے زیادہ نیکی اختیار کرنے والے دیندار لوگ آباد ہوں پس تم یہاں رہ کر نیک نمونہ دکھاؤ اور اپنی اصلاح کی کوشش کرو..... تم ساری دنیا سے لڑائی لے کر یہاں جمع ہوئے..... ایسے حالات میں ایک ہی صورت باقی رہ جاتی ہے۔ کہ تم اللہ سے تعلق قائم کر لو..... اگر تم اس کی رضا حاصل کر لو تو ساری مصیبتیں اور کوفتیں دور ہو جائیں اور راحت کے سامان پیدا ہو جائیں۔

(تاریخ احمدیت جلد ہفتم صفحہ ۴۲)

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ تمام احمدیوں کو اور خصوصاً اہل ربوہ کو نیک نمونہ قائم کرنے کی توفیق دے تا باہر سے آنے والے ان کے نمونہ سے اپنے اندر نیک تبدیلی پیدا کر سکیں۔ اور پھر سب مل کر کلمۃ الاسلام کو بلند سے بلند کرنے والے بن سکیں۔ آمین۔

ایک مسلمان کا لائحہ عمل

(مکرم محمد طارق محمود صاحب مربی سلسلہ۔ میرپورخاص)

وَلِكُلٍّ وِّجْهَةٌ هُوَ مُوَلِّيْهَا فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرٰتِ ط

اور ہر ایک کا ایک مطمع نظر ہوتا ہے جسے وہ مسلط کر لیتا ہے سو تم نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔

جس طرح ہر شخص کا ایک نہ ایک مقصد اور مطمع ہوتا ہے اسی طرح ہر قوم کا بھی ایک ٹارگٹ نصب العین اور ایک نظریہ حیات ہوتا ہے وہ قوم اسی نظریئے کی روشنی میں اپنی زندگی کے تمام شعبوں اور گوشوں کو سنوارتی ہے اسی چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے جب ہم ایک مسلمان کی زندگی کا مطالعہ کرتے ہیں تو اس کی زندگی کا نمایاں پہلو یہ نظر آتا ہے کہ وہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لیجانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام انفرادی اور اجتماعی دونوں قسم کی زندگی میں انسان کو نیکی کے حصول کی طرف توجہ دلاتا ہے۔ اسلام کے نزدیک انسان کی ترقی اور خوشحالی کا راز اسی بات میں مضمر ہے کیونکہ جب تک صراط مستقیم کو اختیار نہ کیا جائے قومی ترقی اور تعمیر کا کوئی قدم صحیح سمت نہیں اٹھ سکتا۔ اسکی مثال ایسی ہی ہے کہ اگر کسی مقام تک پہنچنے کے لیے صحیح اور سیدھا راستہ اختیار نہ کیا جائے اس وقت تک منزلِ مقصود حاصل نہیں ہو سکتی۔

دنیا میں مختلف نظریات کے لوگ ہیں بعض قومیں ترقی سے مادی معاشی، سائنسی۔ ٹیکنالوجی ترقی مراد لیتے ہیں اور وہ سمجھتے ہیں کہ ماہتاب کو مسخر کر لینا، پہاڑوں کی چوٹیوں کو سر کر لینا۔ فلک بوس عمارتوں کی تعمیر کر لینا ہی ترقی ہے۔

لیکن ایک سچے مسلمان کی زندگی آخرت کے حصول کے لیے صرف ہوتی ہے اور ہونی چاہیئے کہ دنیا کا سامان تو باری تعالیٰ کے ارشاد کے بمطابق لہو و لعب اور تعیش کی زینت ہے۔ لیکن سچا مسلمان توحید باری کے قیام اور اسلام کی محبت اور قرآن کی عظمت کو اپنے لیے طرۂ امتیاز سمجھتا ہے۔ ایک مومن کی نگاہ میں خدا کو پا لینا۔ اپنے عہد کی پاسداری کرنا۔ انبیاء کی عزت و احترام کرنا قرآن کریم کے علم کو حاصل کرنا ہی اصل مقام ہے۔ کیونکہ قرآن وہ عظیم الشان کتاب ہے۔ جو ایمان کی کان ہے۔ منور القلوب ہے عقل کا سمندر ہے عقل کا جوہر ہے۔ فقہاء اور علماء کے دلوں کی بہار ہے۔ مومنوں کے لیے شیریں آب کوثر ہے۔ یہ ایسی رہ گزر ہے جس پر چلنے والے کبھی خطا نہیں جاتے۔ ایسی شفا ہے کہ مرض کو جڑ سے اکھاڑ دیتی ہے۔ قرآن تمام علوم کا سرچشمہ ہے۔ اور کوئی ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہ پائی جاتی ہو۔

اس لیے ایک مومن کا یہی عہد ہوتا ہے کہ حالات بدلتے ہیں تو بدل جائیں۔ ہم قرآن کے دامن کو نہیں چھوڑیں گے۔ کیونکہ یہی لقاء ہے اور یہی مقام محمدی ہے کیونکہ یہی وہ نور ہے جسے خداوند قدوس نے بھیجا ہے۔ اور یہی نور باعث تخلیق کائنات ہے۔ اور جہاں یہ نور ہو گا وہاں کفر و نفاق نہیں ٹھہر سکتے۔

زندہ قومیں وہ ہوتی ہیں جو اپنی تعمیر و ترقی کے میدان اور بنیاد اپنے نظریئے کے مطابق بناتی ہیں۔ اس لیے ایک مسلمان کو اپنی کامیابی اور فلاح ترقی اور نجات کے لیے قرآن کو مشعلِ راہ بنانا ہو گا۔

جب تک ایک مسلمان کی زندگی کے ہر شعبے میں ہر قدم پر اور ہر سانس میں اسلامی اطوار نظر نہیں آتے اس وقت تک یہ زندگی بیکار نظر آتی ہے کیونکہ جب تک اندرونی حالت نہ بدلی جائے اور محبت کے اظہار کے ساتھ اعمال ظاہر نہ ہوں اور اس کے ساتھ قلب و نظر میں اللہ کی حاکمیت۔ ربوبیت اور قدرت کا نقش پیدا نہ ہو اس وقت تک زندگی بے مقصد شمار ہو گی۔ کیونکہ انسان کو شتر بے مہار پیدا نہیں کیا گیا۔

اور اس وقت یہ بتانا بھی مقصود ہے کہ اسلام اور قرآن اور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم خلاصہ اور لب لباب بھی یہی ہے کہ ہم محبتِ الٰہی میں غرق ہوں جب تک ہمارے رگ و ریشہ میں محبتِ الٰہی کا خوف سرایت نہیں کر سکتا مسلمان کبھی ترقی نہیں کر سکتے۔ مسلمانوں کی ترقی کا راز محبتِ الٰہی۔ اتحاد و اتفاق، ایثار و قربانی ایفائے عہد۔ نیکیوں میں سبقت لے جانے۔ خلیفۂ وقت کی آواز پر لبیک کہنے اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرنے میں ہے۔ ہر مسلمان جانتا ہے کہ آج مسلمانوں کی رسوائی کی وجہ یہی ہے کہ انہوں نے اسلامی احکامات سے انحراف کیا۔ قرآن کی عظمت کو بھلا دیا اور ظاہری رسم و رواج اور بدعات اختیار کر لیں۔

اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو اسلام کا حبیب باری تعالیٰ کا اور قرآن کا اور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا سچا عاشق بنائے کیونکہ عشق ہی وہ آگ ہے جو گناہوں کے ڈھیر کو جلا کر راکھ کر سکتی ہے۔

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

نیک آدمی کو سات پشت اور اولاد در اولاد اس کی نیکیوں کا پھل ملتا ہے۔

(وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

پٹ سن کی کاشت

نظارت زراعت

پٹ سن کے ریشہ کی ملکی ضروریات کے لیے بڑی مانگ ہے۔ اس کی مصنوعات کے لیے کارخانے قائم ہیں۔ اور مزید کارخانے لگائے جا رہے ہیں تاکہ مختلف ضروریات کو پورا کیا جائے۔ کارخانوں کی کھپت بڑھ رہی ہے۔ اس لیے پٹ سن درآمد کی جاتی ہے۔ لہذا ضرورت ہے کہ اس کا رقبہ اور فی ایکڑ پیداوار بڑھائی جائے۔ یہ تین چار ماہ میں تیار ہو جانے والی فصل ہے۔ اور معمولی توجہ سے اچھی آمد ہو جاتی ہے۔

ہمارے احباب کو توجہ کر کے اس فصل کو کاشت کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے جن زمینداروں کی زمین دریاؤں کے قریب ہے۔ ان کے لیے زیادہ موزوں ہے۔ اس کی کاشت کے لیے چند ضروری امور درج ذیل ہیں۔ تاکہ احباب فائدہ اٹھائیں۔

۱۔ **زمین:** میرا یا ہلکی میرا زمین موزوں ہے۔ جن علاقوں میں سیلاب آتا ہے۔ اور چند دن کے بعد پانی کم ہو جاتا ہے۔ وہاں بھی بآسانی کاشت کی جا سکتی ہے:۔

۲۔ **تیاری زمین:** گندم کی برداشت کے بعد پانی لگا کر ایک دفعہ مٹی پلٹنے والا ہل چلائیں۔ بعد ازاں ہمیں چار دفعہ دیسی ہل یا کلٹیویٹر اور سہاگہ چلائیں تاکہ زمین اچھی نرم ہو جائے۔

۳۔ **وقت کاشت:** وسط اپریل سے وسط مئی تک۔

۴۔ **طریقہ کاشت:** کھیت کو رونی کے بعد وتر آنے پر دو دفعہ ہل اور سہاگہ چلائیں تاکہ زمین اچھی نرم اور بھربھری ہو جائے۔ کپاس والی ڈرل سے قطاروں میں کاشت کریں۔ قطاروں کا فاصلہ ایک فٹ ہونا چاہیئے۔ اگر ڈرل نہ مل سکے تو پرانا دیسی ہل استعمال کریں اس کے ساتھ پور باندھ لی جائے۔

۵۔ **شرح بیج:** اڑھائی کلو گرام فی ایکڑ۔

۶۔ **آبپاشی:** فصل کو دس بارہ بار پانی کی ضرورت ہے۔ پہلا پانی پندرہ دن کے بعد اور پھر دس بارہ دن بعد اگر بارش ہو جائے تو وقفہ بڑھا دیں۔

۷۔ **کھاد:** عموماً ایک بوری یوریا اور ایک بوری سپر فاسفیٹ۔ نصف بوری یوریا اور ایک بوری سپر فاسفیٹ بوقت کاشت دیں اور بقایا نصف بوری تیس چالیس دن بعد ڈالیں۔

۸۔ **چھدرائی و گوڈی:** جب پودے چھ سے نو انچ کے ہو جائیں تو چھدرائی کی جائے۔ پودوں کا درمیانی فاصلہ تین انچ رکھیں۔ کھیت میں پودوں کی تعداد دو لاکھ ہو جڑی بوٹیوں کی تلفی کے لیے گوڈی کی جائے۔

۹۔ **بوداشت:** فصل سوا سے ایک سو بیس دنوں تک تیار ہو جاتی ہے صحیح وقت یہ ہے کہ جب بھرپور پھول نکل آئیں اور پھل بننا شروع ہو جائے۔

مزید معلومات کے لیے مقامی محکمہ زراعت یا شعبہ تحقیقات پٹ سن ایوب زرعی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فیصل آباد سے رابطہ قائم کیا جائے۔ نیز نظارت زراعت بھی آپ کی مدد کے لیے ہمہ وقت تیار ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قربانی کی استطاعت بڑھائی جاسکتی ہے

(مکرم چوہدری شبیر احمد صاحب واقفِ زندگی)

استطاعت میں تفاوت :-

ہم روزانہ اپنے ماحول میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ ایک کام زید کر لیتا ہے اور بکر بظاہر ویسی ہی صحت و عمر رکھنے کے باوجود نہیں کر پاتا۔ ایک شخص ایک من وزن اٹھا سکتا ہے مگر دوسرا اسے نہیں اٹھا سکتا خواہ دونوں ہم عمر ہی کیوں نہ ہوں۔ استطاعت میں اس قدر تفاوت کا کیا سبب ہے غور کرنے سے معلوم ہوگا کہ اخلاص لگن اور محنت سے ہر کام کرنے کی اہلیت کو بڑھایا جاسکتا ہے۔ اور یہی حال قربانی کے میدان کا ہے۔ قربانی کی استطاعت کو بھی بفضلِ خدا بڑھایا جاسکتا ہے۔

صحابہ کرامؓ کی مثال :-

تاریخ عالم میں استطاعت بڑھانے کی بہترین مثال سرورِ کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور آنحضور کے صحابہؓ میں نظر آتی ہے ظاہر ہے کہ تمام دنیا کو خدائے واحد کے آستانہ پر جمع کرنے کا کام صحابہ کرامؓ جیسے محدود طبقہ کے لئے ایک ناممکن کام تھا۔ اور آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے تنِ تنہا اس مہم کو سر کرنا تو اور بھی بشری حیثیت سے بعید از قیاس تھا۔ لیکن آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کا اپنے مشن سے عشق اور اس کی خاطر ہمہ گیر تیاری بارگاہ ایزدی میں اتنی مقبول و منظور ہوئی کہ بظاہر جو کام ناممکن تھا وہ اللہ تعالےٰ نے ممکن کر دکھایا۔ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ نے قربانی کے میدان میں جو اعلیٰ ترین معیار حاصل کیا تو اس کے اسباب میں سب سے زیادہ نمایاں "سادہ زندگی" نظر آتی ہے۔

سادہ زندگی بہترین تیاری ہے :-

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کی سادہ غذا اور سادہ لباس تاریخ کا ایک سنہرا باب ہے۔ وہی راہ عمل اختیار کرنے سے اور اس پاک نمونہ کو اختیار کرنے سے ہم اکناف عالم میں اسلام کو پھیلانے کی توفیق پا سکتے ہیں۔ اس اہم نکتہ کی طرف توجہ دلانے کے لئے تحریک جدید کو جاری کرنے والے مقدس وجود (حضرت المصلح الموعود) نے تحریک جدید کے مطالبات میں سب سے نمایاں طور پر مطالبہ "سادہ زندگی" کو بیان فرمایا۔

"جب مشکل کا وقت آئے تو نہ کھانے کی روک ہماری جماعت کی راہ میں حائل ہو نہ لباس کی روک تکلیف میں مبتلا کر سکے۔"

(الفضل ۲۶/۱۵۲)

حرفِ آخر :-

جماعت کا وہ طبقہ جو محسوس کرتا ہے کہ ہمیں قربانی کی استطاعت نہیں بحالیکہ وہ استطاعت پیدا کرنے کے ذرائع بھی اختیار نہیں کرتا۔ یقیناً تربیت کا محتاج ہے۔ اگر وہ تھوڑا سا بھی غور فرمائیں تو انہیں اپنے اخراجات میں سے متعدد اخراجات ایسے نظر آئیں گے جو سراسر زائد اور بے فائدہ ہوتے ہیں۔ مثلاً تمباکو نوشی ہے اگر وہ محض اللہ تعالےٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے اس لغو خرچ کو بچالیں تو وہ رقم تحریک جدید کو اشاعتِ اسلام کے لئے دے سکتے ہیں گویا ان کی قربانی کی استطاعت بڑھ سکتی ہے اگر وہ اپنے گرد و پیش پر مزید غور کریں تو اسی قسم کے اور کئی اخراجات وہ بچا سکتے ہیں اور اس طرح اپنی قربانی کی استطاعت کو مزید بڑھا سکتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض عادتیں ترک کرنے سے تلخی سی ضرور محسوس ہوگی مگر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اگر دین کی خاطر تلخی کو برداشت کیا جائے تو فرشتوں کے نزول سے انسان سرفراز ہوتا ہے۔ فرمایا ؎

تلخی کی زندگی کو کرو صدق سے قبول
تا تم پہ ہو ملائکۂ عرش کا نزول

پس اگر سادہ زندگی اختیار کرنے سے بعض لغو اخراجات کو چھوڑنا تلخی کا باعث ہو تو یہ بہت ہی مبارک انجام تک پہنچانے والی تلخی ہزار شیرینیوں اور حلاوتوں سے زیادہ بہتر ہے میرے وہ مخلص بھائی جو عدم استطاعت کے باعث خیال فرماتے ہیں کہ ہمیں اسی پر قناعت کر لینا کافی ہے وہ خدا کے پاک مسیح کا ارشاد پیش نظر رکھیں اور سادہ زندگی اور سادہ لباس کی تحریک پر عمل کر کے اپنی قربانیوں کی استطاعت کو بڑھائیں۔ اور اس وقت تک چین سے نہ بیٹھیں جب تک وہ اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالےٰ کی توقعات کے مطابق اسلام کی سربلندی کے لئے مطلوبہ قربانیاں نہ پیش کریں۔ اللہ تعالےٰ سب کو اس کی توفیق سعید بخشے آمین۔

(مرسلہ :- وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

ٹائپ اور شارٹ ہینڈ کی ضرورت ہر پڑھے لکھے خادم کو پیش آسکتی ہے۔ نائب مہتمم صنعت و تجارت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

سیدنا حضرت المصلح الموعود کی طرف سے جماعت کو

ماہرینِ علوم پیدا کرنے کی تحریک

ہماری جماعت اگر روحانی طور پر نہایت مالدار بن جائے تو اسے کسی شخص کی موت پر کوئی گھبراہٹ لاحق نہیں ہو سکتی۔ تم اپنے آپ کو روحانی لحاظ سے مالدار بنانے کی کوشش کرو۔ تم میں سینکڑوں فقیہہ ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں محدث ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں مفسر ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں علمِ کلام کے ماہر ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں علمِ اخلاق کے ماہر ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں علمِ تصوف کے ماہر ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں منطق اور فلسفہ اور فقہ اور لغت کے ماہر ہونے چاہئیں۔ تم میں سینکڑوں دنیا کے ہر علم کے ماہر ہونے چاہئیں تاکہ جب ان سینکڑوں میں سے کوئی شخص فوت ہو جائے تو تمہارے پاس ہر علم اور ہر فن کے ۹۹ عالم موجود ہوں اور تمہاری توجہ اس طرف پھرنے ہی نہ پائے کہ اب کیا ہوگا۔ جو چیز ہر جگہ اور ہر زمانہ میں مل سکتی ہو اس کے کسی حصہ کے ضائع ہونے پر انسان کو صدمہ نہیں ہوتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ایسی سینکڑوں چیزیں میرے پاس موجود ہیں۔ اسی طرح اگر ہم میں سے ہر شخص علوم و فنون کا ماہر ہو تو کسی کو خیال بھی نہیں آسکتا کہ فلاں عالم تو مر گیا۔ اب کیا ہوگا۔ یہ خیال اسی وجہ سے پیدا ہوتا ہے کہ ہم اپنے وجودوں کو نادر بننے دیتے ہیں اور ان جیسے سینکڑوں نہیں ہزاروں وجود اور پیدا کرنے کی کوشش نہیں کرتے اگر ان کے نادر ہونے کا احساس جاتا رہے۔ جس کی سوائے اس کے اور کوئی صورت نہیں ہو سکتی کہ ان کے قائمقام ہزاروں کی تعداد میں ہمارے اندر موجود ہوں تو کبھی بھی جماعت کو یہ خیال پیدا نہ ہو کہ فلاں شخص تو فوت ہو گیا۔ اب کیا ہوگا۔

دیکھو قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَاسْتَبِقُوا الْخَيْرَاتِ تم نیکی کے میدان میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو۔ اگر ہم قرآن کریم کے اس حکم کے مطابق یہ اشتیاق رکھتے کہ ہم دوسروں سے آگے بڑھ کر رہیں۔ اگر ہم میں سے ہر شخص اشتیاق کی روح کو اپنے اندر قائم رکھتا تو آج ہم میں سے ہر شخص بڑے سے بڑا محدث ہوتا۔ بڑے سے بڑا مفسرِ قرآن ہوتا بڑے سے بڑا عالمِ دین ہوتا اور کسی کے دل میں یہ احساس تک نہ پیدا ہوتا کہ اب جماعت کا کیا بنے گا؟"

(رپورٹ مجلسِ مشاورت ۱۹۴۴ء صفحہ ۱۷۴)

(مرسلہ مکرم عبدالباری قیوم صاحب اوکاڑہ چھاؤنی۔)

حضرت مسیح موعودؑ کی ایک پرانی تحریر

میرے دل میں تین خوشیاں ہیں۔ جو میرے لئے دنیا و آخرت میں بس ہیں۔

۱۔ میں نے اس خدا کو پا لیا ہے جس کی طرف سجدہ کرتے ہوئے ہر ایک ذرہ ایسا ہی جھکتا ہے جیسا کہ ایک عارف جھکتا ہے۔

۲۔ اس کی رضامندی میں نے اپنے شاملِ حال دیکھی ہے اور اس کی رحمت سے بھری ہوئی محبت کا میں نے مشاہدہ کیا ہے۔

۳۔ میں نے دیکھا اور تجربہ کیا ہے کہ وہ عالم الغیب ہے ایسا کامل رحیم ہے کہ ایک رحم اس کا تو عام ہے اور خاص رحم اس کا ان لوگوں سے تعلق رکھتا ہے جو اس میں کھوئے جاتے ہیں اور وہ قدیر ہے جس کی تکلیف کو راحت سے بدلنا چاہے ایک دم بدل سکتا ہے۔

یہ تین صفتیں اس کے پرستاروں کے لئے بڑی خوشی کا مقام ہے۔"

نیز فرمایا کہ "ایک آدمی جس کے دل میں یہ بات ہو کہ خدا کے واسطے کام کرے وہ کروڑوں آدمیوں سے بہتر ہے۔" (ذکر حبیب صفحہ ۳۰، ۱۹۹) (مرسلہ مکرم فضل الرحمٰن صاحب بسمل۔ ربوہ)

نماز تراویح کیلئے ضروری اعلان

جن جماعتوں کو رمضان المبارک میں نماز تراویح کیلئے حفاظ کی ضرورت ہے وہ اپنی درخواستیں نظارت اصلاح وارشاد میں بھجوا دیں۔ اسی طرح جو حفاظ رمضان المبارک میں نظارت ہذا کے زیر انتظام نماز تراویح کیلئے جانا چاہتے ہیں وہ اپنے نام اور پتہ جات لکھ کر اپنی درخواستیں بھجوا دیں ایسی تمام درخواستیں ۱۵ مئی تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مولوی محمد دین صاحب مرحوم

حضرت مولوی محمد دین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے ۷ مارچ ۱۹۸۳ء کو وفات پائی۔ آپ کی وفات کی خبر الفضل مورخہ ۹ مارچ ۱۹۸۳ء میں شائع ہو چکی ہے۔ حضرت مولوی صاحب نے پون صدی سے زیادہ عرصہ تک دین کی بھرپور خدمت کی۔ بحیثیت ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول ایک لمبا عرصہ تک نوجوانوں کو اپنی مشفقانہ تربیت سے بہرہ ور کیا اور زیور علم سے آراستہ کیا۔ آج ان میں سے بہت سارے دینی اور دنیاوی میدان میں اعلیٰ مقام پر فائز ہیں۔ ایسی ہستیوں کے سوانح حیات آنے والی نسلوں کے لئے مشعل راہ ہوتی ہیں۔ لہٰذا ضرورت ہے کہ حضرت مولوی صاحب کے حالات زندگی محفوظ کر لئے جائیں۔

ایسے احباب جن کو حضرت مولوی صاحب مرحوم کے قرب کا شرف حاصل رہا ہو اور انہوں نے ان کے ماتحت کام کیا ہو یا جن کو حضرت مولوی صاحب کی شاگردی کا فخر حاصل رہا ہو وہ حضرت مولوی صاحب کے متعلق اپنے چشم دید حالات و واقعات نیز عادات و خصائل اور اپنے تاثرات صاف اور خوشخط لکھ کر نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ (ناظر اصلاح وارشاد)

زکوٰۃ جلد ادا کرنے کی فضیلت

صحابہ کرامؓ قربانی کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے اور صاحب نصاب تو اس بات کے منتظر رہتے تھے کہ ان کے مال پر کب سال ختم ہو کہ وہ اپنے ذمہ کی زکوٰۃ ادا کریں بلکہ بعض اصحابؓ تو سال پورا ہونے کا بھی انتظار نہیں کرتے تھے اور سال گزرنے سے پہلے ہی زکوٰۃ ادا کر دیتے تھے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ حضرت عباسؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ کیا زکوٰۃ کی ادائیگی اس کے واجب ہونے سے قبل ہی کی جا سکتی ہے؟ تو آپ نے اس کی اجازت دے دی۔ (یہ حدیث ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کی ہے)

صاحب نصاب بھائیوں بہنوں کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنی واجب الادا زکوٰۃ جلد ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

میٹرک کا امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے احمدی طلباء جو میٹرک کا امتحان دے چکے ہیں اور وہ زندگی وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم کے حصول کے لئے خواہش مند ہیں وہ میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر اپنی درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی معرفت وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں۔ تاکہ انٹرویو سے پہلے ان کے ضروری کوائف مکمل کئے جا سکیں۔ درخواستیں موصول ہونے کی آخری تاریخ ۳۰ جون ۱۹۸۳ء ہے۔

۲۔ داخلہ کے لئے درخواست دہندگان میٹرک کا نتیجہ نکلنے کے فوراً بعد اپنے نتیجہ کی بھی اطلاع دیں۔

۳۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے انٹرویو میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ جس کا اعلان عنقریب اخبار الفضل میں کر دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ (وکیل الدیوان تحریک جدید)

سپاس تعزیت

● عاجز کے والد ماجد محمد ابراہیم صاحب جنجوعہ آف ڈنگہ دار الصدر غربی ربوہ کی وفات پر بہت سے احباب نے گھر آ کر بالمشافہ یا خطوط کے ذریعہ ہم سوگواران سے اظہار تعزیت فرما کر ہمارے غم کو ہلکا کرنے کی کوشش کی ہے میں اپنی اور اپنے جملہ عزیزوں کی طرف سے ان سب کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ انہیں اجر عظیم عطا فرمائے۔ نیز درخواست کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے والد صاحب مرحوم کے درجات کو بلند کرے اور ہمیں آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(محمود احمد جنجوعہ گورنمنٹ ہائی سکول کھاریاں)

● محترم حاجی علم الدین صاحب کی بیگم کی وفات پر بہت سے دوستوں نے گھر تشریف لا کر یا خطوط کے ذریعہ ان سے اظہار تعزیت فرمایا ہے۔ محترم حاجی صاحب ابھی احباب کو فرداً فرداً تعزیتی خطوط کا جواب دینے سے قاصر ہیں اس لئے وہ بذریعہ اخبار ان سب احباب کا شکریہ ادا کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ سب دوستوں کو اپنی جناب سے اجر عظیم عطا فرمائے۔ محترم چوہدری صاحب آج دنوں بیمار ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے بھی دعا کریں۔

(غلام محمد غازی معلم وقف جدید چک ۹۳ تحصیل ہارون آباد ضلع بہاولنگر)

انصار بھائی تحریک جدید سے کسطرح تعاون کریں؟

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی طرف سے انصار اللہ تحریک جدید سے تعاون کرنے کے لئے مکلف فرمائے گئے ہیں تو انصار کو معلوم ہونا چاہیئے کہ وہ کس رنگ میں تعاون کریں۔ تو کم سے کم وقت میں وہ زیادہ سے زیادہ مفید خدمت کر سکیں گے بعض مجالس نے انصار کے وعدے لے کر فہرستیں بھجوانا شروع کر دی ہیں حالانکہ ہیچکام سیکرٹری صاحب تحریک جدید بھی کر رہے ہیں اور دفتر سوم کے بارے میں لجنات بھی مصروف عمل ہیں اندریں صورت انصار کی فہرستوں میں متعدد وعدہ جات کے دو دو مرتبہ شمار ہونے کا اندیشہ قائم رہے گا اور نتیجۃً بجٹ درست نہ بن سکے گا۔ سو انصار بھائیوں کو جن خصوصی کاموں کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے وہ حسب ذیل ہیں اور جو طریق کار اختیار کرنا ضروری ہے اس پر بھی روشنی ڈال دی گئی ہے۔ ان ہدایات پر توجہ مرکوز فرمائی جائے اور بلا ضرورت کاموں میں وقت اور طاقت صرف نہ کی جائے۔

اوّل:۔ مجلسی سطح پر جائزہ لینا ہے کہ مجلس کا ہر رکن تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ دار ہے اس غرض کے لئے مقامی طور پر جملہ انصار حضرات کی اسم وار فہرست تیار کریں اور مقامی سیکرٹری تحریک جدید سے مل کر تسلی کریں کہ سب کے وعدے ان کے ریکارڈ میں درج ہیں۔ قیادت تحریک جدید کو صرف ان انصار کے ناموں پر مشتمل فہرست بھجوائیں۔ جو تا حال تحریک جدید میں شامل نہیں ہوئے۔ تاکہ انہیں مرکز کی طرف سے تحریک کی جائے۔

دوم:۔ مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید سے مقامی معاونین خصوصی کی فہرست حاصل کریں۔ ان میں سے جو صف دوم سے صف اوّل میں لئے جا سکتے ہوں ان کو اس کی تحریک کریں اور ان کے علاوہ دیگر مخیر دوستوں کو بھی تحریک کریں اور نتائج سے مقامی سیکرٹری تحریک جدید قیادت تحریک جدید کو آگاہ کریں۔

سوم:۔ ایسے انصار بھائی جو تحریک جدید کے مالی جہاد کی معاونین خصوصی کی صف اوّل یا دوم میں شامل ہیں۔ یعنی ۵۰۰/- یا ۱۰۰۰/- اور اس سے زیادہ دے رہے ہیں صرف ان کے ناموں پر مشتمل ہی فہرست بھجوائیں تاکہ ان کے لئے حضور ایدہ اللہ سے دعا کی درخواست کی جائے۔

چہارم:۔ آپ اس امر کا پورا اہتمام فرمائیں گے کہ آپ کے جملہ لواحقین بھی تحریک جدید کے مالی جہاد میں حصہ دار ہو گئے ہیں۔ لواحقین کا جائزہ لیں اور جو شامل نہ ہوں ان کے وعدے مقامی سیکرٹری صاحب تحریک جدید کو مہیا کر کے قیادت تحریک جدید کو آگاہ فرمائیں۔

مجالس تحریک جدید مرکزیہ کو اپنی ماہانہ رپورٹیں بھجواتے وقت مذکورہ چار پہلوؤں پر روشنی ڈالیں جو آپ کی اپنی مساعی کی عکاسی کرتی ہوں۔ جماعت کی مجموعی صورت حال وعدہ و وصولی کا ذکر کر دینا تحصیل حاصل ہوگا۔ براہ کرم انصار بھائی حضور ایدہ اللہ کا خطبہ بغور مطالعہ فرمائیں اور حضور کی ہدایات کی روشنی میں اپنی مساعی کو ڈھالیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ۔ (قائد تحریک جدید مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

● خاکسار عرصہ سے بیمار ہے کافی علاج کرایا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے معجزانہ طور پر صحت کاملہ عطا کرے۔

(عبد اللطیف کپور تھلوی ۵ آغا خان روڈ لاہور)

● عاجز کا ایف ایس سی کا امتحان ۹ مئی سے شروع ہوا ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مجھے اور میرے دوسرے احمدی بھائیوں کو اعلیٰ کامیابی سے نوازے۔ آمین۔

(احمد زبیر خاں دار الصدر شرقی ربوہ)

● خاکسار کافی عرصہ سے دمہ میں مبتلا ہے جو کہ آج کل زیادہ تکلیف دے رہا ہے۔ نیز کچھ گھریلو پریشانیاں ہیں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو صحت کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور جملہ پریشانیاں دور فرمائے۔ آمین۔ (چوہدری محمد سعید فیکٹری ایریا ربوہ)

● خاکسار کے لڑکے خوشی محمد پر سات تاریخ کو چار بجے شام اچانک دائیں جانب فالج کا حملہ ہوا۔ اس کا اثر زبان اور دماغ پر ہے۔ عزیز کو فضل عمر ہسپتال میں داخل کروا دیا ہے۔ علاج معالجہ جاری ہے۔

عزیز کی جلد شفاء یابی اور ہماری پریشانیاں دور ہونے کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔

(خدا بخش جمال بیکری گولبازار ربوہ)

مطالعہ کتب

خدام الاحمدیہ کے لئے ماہ مئی کے لئے کتاب "تقدیر الٰہی" مقرر کی گئی ہے یہ کتاب مرکز سے منگوائی جا سکتی ہے۔ اس کی قیمت -/۸ روپے فی نسخہ ہے تمام قائدین مجالس اضلاع و علاقہ سے درخواست ہے کہ وہ اپنے خدام سے اس کتاب کا مطالعہ کرائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹنڈر نوٹس

محکمہ تعمیرات صحتِ عامہ

مندرجہ ذیل کاموں کے لئے زیرِ دستخطی کو منظور شدہ ٹھیکیداروں/فرموں جو کہ محکمہ ہٰذا سے سالِ رواں ۸۳-۱۹۸۲ء کے لئے اپنے ناموں کی تجدید/اندراج کروا چکے ہوں اور تجدید/اندراج فیس جمع کروا چکے ہوں بتاریخ جو کہ ہر ایک کے سامنے درج ہے کو ۱۱ بجے قبل از دوپہر آئیٹم ریٹ فیصد ریٹ/پر سر بمہر ٹنڈر مطلوب ہیں۔

ٹنڈر اسی وقت اسی روز حاضر آمدہ ٹنڈر دہندگان کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ بذریعہ تار یا ڈاک کوئی ٹنڈر قابل قبول نہیں ہوگا۔ ضمانت بصورت ڈیپازٹ ریٹ کال ہر ایک ٹنڈر کے ساتھ آنا لازمی ہے ورنہ ٹنڈر جاری نہیں ہوگا۔ دستاویزات ٹنڈر ڈویژنل ہیڈ کلرک سے خواہشمند ٹنڈر دہندگان بتاریخ جو کہ ہر ایک کے سامنے درج ہے کو مجوزہ فیس ادا کر کے جو کہ ناقابلِ واپسی ہے دفتری اوقات میں حاصل کر سکتے ہیں زیرِ دستخطی بغیر وجہ بتائے کسی ایک یا تمام ٹنڈروں کو مسترد کرنے کے مجاز ہوں گے۔

ایسے ٹھیکیداران و فرموں کو ٹنڈر جاری نہیں کئے جائیں گے جن کی سابقہ کارکردگی اچھی نہیں رہی ہے۔

نمبر شمار	کام کا نام	زرِ تخمینہ	زرِ بیعانہ	مدت کام تکمیل	ٹنڈر جاری کرنیکی تاریخ	ٹنڈر وصول کرنیکی تاریخ
۱۔	دیہی آب رسانی سکیم رجانہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ (i) ڈسٹری بیوشن سسٹم (ii) تعمیر کرنا کلیئر واٹر ٹینک پمپ ہاؤس پمپنگ مشنری۔	۳،۶۳،۰۰۰/-	۷۲۶۰/-	تین (۳) ماہ	۲۱-۵-۸۳	۲۲-۵-۸۳
۲۔	دیہی نکاسی آب سکیم چک ۳۹۴ ج ب ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مہیا کرنا اور لگانا مشنری	۱،۴۶،۰۰۰/-	۲۹۲۵/-	چار (۴) ماہ	ایضاً	ایضاً
۳۔	دیہی آب رسانی سکیم چک ۳۳۰ ج ب ڈسٹری بیوشن سسٹم گراؤنڈ سروس	۱،۲۰،۰۰۰/-	۲۴۰۰/-	تین (۳) ماہ	ایضاً	ایضاً
۴۔	دیہی آب رسانی سکیم چک ۳۵۳ ج ب ڈسٹری بیوشن سسٹم گراؤنڈ سروس	۲،۲۲،۰۰۰/-	۴۴۰۰/-	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۵۔	دیہی آب رسانی سکیم چک نمبر ۲۴۵/گ ب ڈسٹری بیوشن سسٹم گراؤنڈ سروس ریزرو واٹر	۱،۵۷،۰۰۰/-	۳۱۴۰/-	ایضاً	ایضاً	ایضاً
۶۔	دیہی نکاسی آب سکیم چک ۲۷۸ ج ب (i) تعمیر کرنا نالیاں اور گلیوں پیو منٹ	۲،۷۷،۰۰۰/-	۵۵۴۰/-	چار (۴) ماہ	۲۴-۵-۸۳	۲۵-۵-۸۳
	(ii) مشنری مہیا کرنا اور لگانا۔ تعمیر کرنا سمپ اور پمپنگ چیمبر	۳،۶۸،۰۰۰/-	۷۳۶۰/-	چار (۴) ماہ	ایضاً	ایضاً
		۹۰،۰۰۰/-	۱۸۰۰/-	تین (۳) ماہ	"	"
۷۔	دیہی نکاسی آب سکیم منڈی شاہ جیونہ ضلع جھنگ مہیا کرنا اور لگانا مشنری	۱،۲۰،۰۰۰/-	۲۴۰۰/-	تین (۳) ماہ	ایضاً	ایضاً

میاں محمد امین
مہتمم انجینئر محکمہ تعمیرات صحتِ عامہ قسمت جھنگ

Z-P.L-3217

اعلانِ دارالقضاء

مکرم لیفٹیننٹ کرنل صفی اللہ خاں صاحب ۴۴ سینٹ جان پارک لاہور کینٹ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد صاحب لیفٹیننٹ کرنل محمد ظفر اللہ خاں وفات پا گئے ہیں قطعہ ۳۰/۳ برقبہ ایک کنال محلہ دارالنصر ان کے نام ہے۔

● میں تمام ورثاء کی طرف سے مختارِ عام ہوں۔ مذکورہ پلاٹ کو اپنے حقیقی بھائی رضی اللہ خاں صاحب کے نام منتقل کرانا چاہتا ہوں۔ ورثاء مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مسماۃ محمودہ بیگم ۲۔ صفی اللہ خاں ۳۔ رفیع اللہ خاں ۴۔ رضی اللہ خاں ۵۔ نیئر ظفر ۶۔ فرحت ظفر۔ ۷۔ عشرت ظفر۔

استدعا ہے کہ قطعہ ۳۰/۳ دارالنصر ربوہ مرحوم کا حصہ رضی اللہ خاں کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دی جائے۔

● مکرم سیدہ احتہ الباسط صاحبہ بیوہ سید مجید احمد صاحب مرحوم آف منڈی واربرٹن ضلع شیخوپورہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند وفات پا چکے ہیں۔ قطعہ ۲۸/۵ واقع محلہ دارالنصر ربوہ میں سے سات مرلہ زمین مرحوم کے نام الاٹ ہے میرے علاوہ مرحوم کے مندرجہ ذیل بچے ہیں۔

۱۔ غزالہ تنزیل ۲۔ طاہر فواد ۳۔ آصف شہزاد ۴۔ رضوانہ تنزیل ۵۔ برہانہ تنزیل۔

ان کو میرے نام انتقالِ زمین پر کوئی اعتراض نہیں۔ لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ مذکورہ میں سے سات مرلہ زمین میرے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

ضروری تصحیح

● الفضل ۸ اپریل ۸۳ء کے صفحہ ۶ پر لجنہ اماء اللہ کے زیرِ اہتمام "یوم مسیح موعود" کی تقریب پر منعقد ہونے والے جلسوں کی رپورٹ شائع ہوئی ہے اس کے آخر میں رپورٹ کے ارسال کنندہ کا نام ان کے کہنے کے مطابق غلط شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام "صادقہ فضل" ہے احباب تصحیح فرمالیں۔

● الفضل ۲۳ اپریل ۸۳ء میں صفحہ ۵ پر دعائے مغفرت کے زیرِ عنوان دوسری خبر میں مرحومہ کے لڑکے کا نام بشیر رشید ساہی شائع ہو گیا ہے۔ اصل نام مبشر احمد ساہی ہے احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" ایسے تربیتی رسالہ کا مطالعہ فرمائیے (منیجر ماہنامہ انصار اللہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"مسجد فضل عمر ہمبرگ میں ایک تبلیغی نشست"

مغربی جرمنی کے قصبہ ہولم (HOLM) کے ہائی سکول کی نویں کلاس کے ۳۲ طلباء اور طالبات اپنے دو اساتذہ کے ساتھ صبح ساڑھے دس بجے مسجد فضل عمر ہمبرگ (جرمنی) میں تشریف لائے۔ محترم حیدر علی صاحب ظفر امام مسجد ہمبرگ نے انہیں خوش آمدید کہا۔

مہمانوں کی مسجد میں تشریف آوری کے بعد محترم امام صاحب نے ایک مختصر تقریر میں اسلام کی تعلیم بیان کرتے ہوئے ارکان اسلام ان کی ضرورت و اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آپ نے اسلامی جہاد کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنگیں دفاعی تھیں۔ آپؐ نے غیر مسلموں کو جبراً مسلمان بنانے کے لئے کوئی جنگ نہیں کی اور اگر آپ کو دفاعی جنگوں کی بھی اجازت نہ ہوتی تو مختلف مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے کو ختم کر دیتے۔ دنیا میں نہ کوئی مسجد ہوتی نہ کوئی چرچ اور نہ کوئی اور عبادت گاہ۔

اس کے بعد آپ نے "اسلام میں عورت کے مقام" کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ اسلام نے عورت کو چودہ سو سال پہلے وہ حقوق دیئے ہیں جو مغربی معاشرہ میں آج تک بھی انہیں حاصل نہیں ہو سکے۔

آخر میں آپ نے بتایا کہ یورپین لوگوں نے اسلامی تعلیم کو غلط سمجھا ہے۔ چنانچہ اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بدولت دنیا اسلام سے روشناس ہو رہی ہے۔ پھر محترم حیدر علی صاحب ظفر نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مختصراً حالات زندگی بیان فرمائے۔ اس کے بعد سامعین کو سوال کرنے کا موقع دیا گیا۔ جس کے نتیجہ میں طلباء و طالبات نے بہت دلچسپ سوالات کئے مثلاً مسجد کی اسلام میں اہمیت۔ تعدد ازدواج کی شرائط۔ خلع و طلاق، جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے اخراجات۔ سوال و جواب کا یہ سلسلہ ایک گھنٹہ تک جاری رہا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہماری ان کوششوں کو اپنے فضل سے نوازے اور اس کے بہتر نتائج پیدا فرمائے۔

(مرسلہ: وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ٹوکیو (جاپان) میں جلسہ یوم مسیح موعودؑ

مکرم مرزا ظفر احمد صاحب سیکرٹری تربیت جماعت احمدیہ جاپان اطلاع دیتے ہیں کہ ۲۵ مارچ بروز جمعہ نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد مشن ہاؤس ٹوکیو میں مکرم مغفور احمد صاحب منیب مبلغ سلسلہ کی زیر صدارت جلسہ یوم مسیح موعود منعقد ہوا۔

تلاوت اور نظم کے بعد صاحب صدر نے اس جلسہ کی غرض و غایت بیان کی۔ پہلی تقریر مکرم مرزا ظفر احمد صاحب نے حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کے دعویٰ اس کے ردّ عمل اور جماعت کی ترقی کے عنوان پر کی۔ دوسری تقریر مکرم سید الطاف احمد صاحب اور تیسری تقریر مکرم عمر رابرٹ صاحب کی تھی جنہوں نے قبولیتِ حق کے بارہ میں بعض الٰہی نشانات کا ذکر کیا۔ مکرم شاہد رضوان خان صاحب نے انگریزی میں جماعت احمدیہ کا تعارف، مقاصد اور مختصر تاریخ بیان کی۔ جلسہ کے آخر میں صاحب صدر نے "ہماری ذمہ داریاں" کے عنوان پر تقریر کی۔ دعا پر اس مبارک تقریب کا اختتام ہوا۔

یہ سراسر ذاتِ احدیت کا فضل اور احسان ہے کہ وہ آواز جو قادیان کے گاؤں سے بلند ہوئی تھی۔ آج اس کا چرچا عالم میں ہو رہا ہے۔ اللّٰھم زد فزد و انجز وعدک و انصر عبدک نصراً عزیزاً

(مرسلہ: وکالت تبشیر۔ ربوہ)

ضروری اعلان

حضور اقدس کی خدمت میں ڈاک کے سلسلہ میں بعض ضروری ہدایات

۱۔ جملہ احباب کی خدمت میں التماس ہے کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جو خطوط لکھے جائیں وہ دعا کی درخواست ہو یا کسی اور مضمون پر مشتمل ہوں۔ ہر خط صاف اور خوشخط لکھنا چاہیئے۔

۲۔ مضمون جامع اور مختصر ہو۔

۳۔ خط پر مکمل نام اور پتہ ضرور درج ہونا چاہیئے۔ مثلاً مکان نمبر۔ گلی نمبر وغیرہ۔ شہر اور مقام نمایاں ہو۔ مربیانِ سلسلہ احمدیہ اور عہدیدارانِ جماعت بھی اپنا ایڈریس لکھا کریں۔ صرف دستخط کرنا کافی نہیں۔

۴۔ لفافہ کے اوپر اپنا پتہ لکھنے کی ضرورت نہیں۔ چٹھی کے اندر مکمل ایڈریس لکھنا چاہیئے۔

۵۔ خط پر تاریخ درج کریں اور کسی پہلے خط کے تسلسل کی صورت میں دفتر کی چٹھی کا حوالہ ضرور دیں۔

۶۔ جن خطوط کا تعلق دفتر پرائیویٹ سیکرٹری کے ساتھ ہو اُن میں پرائیویٹ سیکرٹری کا نام نہیں لکھنا چاہیئے۔ بلکہ عہدہ کے لحاظ سے مخاطب کیا جائے۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

معاونین خصوصی تحریک جدید بیرون پاکستان

برادرم مکرم منیر الدین صاحب شمس امیر و مبلغ انچارج کینیڈا نے اطلاع دی ہے کہ مندرجہ ذیل مزید دوستوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے تحریک جدید کے معاونین خصوصی میں شمولیت کی سعادت حاصل کی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے جان، مال اور اخلاص میں برکت ڈالے اور بیش از بیش قربانیوں کی توفیق دیتا چلا جائے۔

صف اوّل:-

۱۔ مکرم مصطفیٰ ثابت صاحب ۵۰۰ ڈالر
۲۔ " عبدالباری احمدی صاحب ۴۰۰ "
۳۔ " عزیز اللہ صاحب ۳۷۵ "
۴۔ " حبیب اللہ طارق صاحب ۳۷۵ "
۵۔ " محمد دانیال خان صاحب ۳۶۰ "
۶۔ مکرمہ انیسہ دانیال خان صاحب ۳۶۰ "
۷۔ مکرم عزیز حارث خان صاحب ۳۶۰ "
۸۔ " مرزا مبارک احمد صاحب ۳۶۰ "
۹۔ مکرمہ مرزا وحیدہ صاحبہ ۳۶۰ "
۱۰۔ مکرم سید خالد احمد صاحب ۳۶۰ "
۱۱۔ " ڈاکٹر نعیم احمد صاحب ۳۶۰ "
۱۲۔ " ڈاکٹر خلیفہ عبدالمومن صاحب ۳۶۰ "
۱۳۔ مکرم خلیفہ عبدالعزیز صاحب ۳۶۰ ڈالر

صف دوم:-

۱۔ مکرم شیخ بشیر احمد خالد صاحب ۲۵۰ "
۲۔ " ملک مسعود احمد صاحب ۲۵۰ "
۳۔ " پروفیسر عنایت اللہ صاحب سنگلا ۲۵۰ "
۴۔ " محمد الیاس خان صاحب ۱۸۰ "
۵۔ " محمد عیسیٰ جان صاحب ۱۸۰ "
۶۔ " محمد یحییٰ خان صاحب ۱۸۰ "
۷۔ " محمد حزقیل خان صاحب ۱۸۰ "
۸۔ " سید حسنات احمد صاحب ۱۸۰ "
۹۔ " محمد یوسف خان صاحب ۱۸۰ "
۱۰۔ " سید شریف احمد منصوری صاحب ۱۸۰ "

(وکیل المال ثانی تحریک۔ ربوہ)

ضرورت سٹاف ہسپتال

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مندرجہ ذیل سٹاف کی ضرورت ہے جو دوست خدمت کا جذبہ رکھتے ہیں وہ اپنی سندات کے ساتھ ہسپتال کے اوقات میں تشریف لا کر ملیں۔ گریڈ اور دیگر مراعات (امداد گندم و موسم سرما) صدر انجمن احمدیہ کی منظور شدہ ہونگی۔

نمبر شمار	نام آسامی	تعداد	گریڈ
۱۔	میڈیکل آفیسر (ایم بی بی ایس)	۱	۱۷۵۰-۶۰-۱۱۵۰-۵۰-۹۰۰
۲۔	انستھیٹسٹ (")	۱	"
۳۔	میل نرس	۱	۹۳۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۴۔	اپریشن روم اسسٹنٹ	۱	۷۵۰-۲۲-۶۴۰-۱۸-۵۱۴-۱۶-۳۷۰
۵۔	سٹاف نرس	۳	۹۸۰-۳۰-۸۳۰-۲۸-۵۵۰-۲۴-۴۳۰
۶۔	اپرنٹس	۲	۲۰۰/- روپے ماہانہ الاؤنس بالمقطع

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

الفضل کی توسیع اشاعت کی مہم

جماعت احمدیہ کوئٹہ کے امیر محترم شیخ محمد حنیف صاحب اور مربی سلسلہ مقیم کوئٹہ کی کوششوں کے نتیجہ میں وہاں الفضل کے خریداروں کی تعداد ۱۰۵ تک پہنچ گئی ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر جزا عطا کرے اور بیش از پیش خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق بخشے۔ آمین

(مینیجر الفضل۔ ربوہ)

لاہور میں جلسہ یوم خلافت

مسجد احمدیہ دارالذکر لاہور میں جلسہ یوم خلافت مورخہ ۲۷ مئی بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ منعقد ہوگا۔ جس میں سلسلہ کے جید علماء خطاب فرمائیں گے۔ ملک عبداللطیف شکوہی

(سیکرٹری اصلاح وارشاد۔ لاہور)